مطبوعات

ابوالغریب	مصنف جناب قمرالدین احمد صاحب صفحات: ۲۶۷ کاغذ اخباری
حصہ اول	طباعت معمولی - ملنے کا پتہ جاپانا ہاؤس - میٹھادر چوک کراچی ۲ قیمت: ۷/- روپے

جناب قمرالدین احمد صاحب کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں- ان کا نام علمی دنیا میں اب غیر معروف نہیں رہا ہے- وہ ایک درجن کتابوں کے مولف ہیں جو اہل علم سے خراجِ تحسین حاصل کرچکی ہیں- زیر نظر کتاب انہی کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے-

زیرِ تبصرہ کتاب چار حصوں میں منقسم ہے جن کے عنوان ہیں (۱) سات قیامتیں (۲) تثلیث کے سپوت (۳) ساختہ انگلستان (۴) عالمی سازشیں- اس کے علاوہ کتاب کے آخر میں چار ضمیمے ہیں جن میں ضمیمہ ۲ بعنوان "یہودیوں اور قادیانیوں کی سازش" اہم ہے- کتاب مسلمانوں کے خلاف ہنود و یہود اور اہلِ تثلیث کے بغض و عناد اور ان کی اسلام دشمنی کو بے نقاب کرتی ہے- مختلف تاریخی حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہندو، یہودی اور نصرانی اپنے تمامتر اختلافات کے باوجود اسلام دشمنی میں ہم مشرب اور ہمرکاب ہیں- صلیبی جنگیں ہوں یا چنگیز و ہلاکو خاں کی تاخت و تاراج، امیر تیمور کا حملہ ہو یا ترکوں کے خلاف اہلِ فرنگ کی سازشیں، اندلس میں مسلمانوں کا قتلِ عام ہو یا اسلام کے خلاف عصر حاضر کی صیہونی و نصرانی (روسی و امریکی) قوتوں کی ریشہ دوانیاں، ان سب کے پیچھے یہود و نصاریٰ اور ہندو سامراج کا ہاتھ رہا ہے-

فاضل مؤلف نے اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا ہے کہ آج جس قوم کو دنیا "ہندو" کے نام سے جانتی ہے اس کا وجود فرنگی سازش کا مرہونِ منت ہے- خود انگریز مؤرخین کے مستند حوالوں سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ ہندو کسی قوم، مذہب یا نسل کا نام نہیں اور سنسکرت جو ہندوؤں کی مادری اور مذہبی زبان کہلاتی ہے اس کا ذکر کسی لغت کی کتاب میں نہیں ملتا- حتیٰ کہ مسٹر نرادسی چوہدری اور بنکم چندر جیسے ہندو دانشور بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ ہندو کو بطور ایک قوم کے انگریزوں نے متعارف کرایا اور اسی سفید فام قوم کے اہلِ فن نے سنسکرت کا رسم الخط ایجاد کیا اور اسے ترقی دی- ہندو قوم کو متعارف کرانے اور سنسکرت کو فروغ دینے میں اہلِ فرنگ کی اس غیر معمولی دلچسپی کی وجہ صرف یہ تھی کہ اُمتِ مسلمہ کے مقابلے میں ایک نئی قوم کو کھڑا کیا جائے، اور مسلمانوں کی زبان، جو اس کی درخشاں تہذیب کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، اسکے مقابلے میں سنسکرت کو اہم زبان کی حیثیت دی جائے تاکہ ملتِ اسلامیہ احساسِ کہتری کا شکار ہو کر رہ جائے-

مصنف کا خیال ہے کہ اگر یہود و نصاریٰ اور ہندو سامراج کے اصل اور بھیانک چہرہ کو اس طرح بے نقاب کیا جائے گا تو پھر انہیں اسلام، پیغمبرِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کی جرأت نہیں ہوگی بلکہ یہ قومیں اپنے مکروہ

(بقیہ اشارات) نیکی کو فروغ نصیب ہوا، شرافت کا وقار بڑھا۔ لیکن دنیا کی یہ مقدس امانت ہمارے سپرد ہوئی تو ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں بلکہ مجرمانہ کارروائیوں سے اللہ کا دین رسوا ہوا۔ اغیار ہمارے مذموم افعال اور زندگی کے بارے میں ہمارے غلط رویوں کو دیکھ کر اللہ کے دین سے ہی نفرت کرنے لگے۔ قیامت کے روز ہم رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آخر کس منہ سے جائیں گے؟ یہ احساس ہمارے لیے سب سے زیادہ پریشان کن ہے۔

(بقیہ مطبوعات)

چہرے چھپانے کی کوشش کریں گی۔ ہمارے خیال میں اس تدبیر سے مسلمانوں کے ذہنوں میں اپنے دشمنوں کے خلاف ایک منفی ردعمل تو پیدا ہوسکتا ہے لیکن وہ بنیاد جس پر کسی مثبت فکر کی تشکیل ہوتی ہے وہ فراہم نہیں ہوسکتی۔ پھر یہ اندازِ دفاع صرف "جواب آں غزل" ہی کا مصداق ٹھہرے گا جو سنجیدہ حلقوں میں مشکل ہی سے پذیرائی حاصل کرسکتا ہے۔

مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی غیر مسلم قوموں خصوصاً یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کو کبھی اپنا غمگسار اور ہمدرد نہیں سمجھا ہے بلکہ ان کا عقیدہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ الکفر ملة واحدة۔ پھر اس دور کی یہودیت و نصرانیت کا گٹھ جوڑ بھی کوئی نیا نہیں ہے۔ مدینہ کے یہودی ہوں یا رُوم کے عیسائی یا ایران کے آتش پرست، یہ ہمیشہ ملتِ اسلامیہ کی پیش رفت کو روکنے میں اتحاد و اشتراک کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اسلام کا بڑھتا ہوا کارواں روکے نہ رُک سکا۔ اس کی محض وجہ یہ تھی کہ اسلام زندہ تھا اور مسلمانوں کی روح میں پوری طرح سرایت کیے ہوئے تھا۔ ہماری رائے میں اگر فاضل مصنف ان اسباب کا تجزیہ بھی پیش کرتے جن کی وجہ سے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار، ان کے عزائم میں ضعف و تزلزل اور ان کے جذبہ جہاد میں جمود پیدا ہوا اور وہ پے در پے اغیار کی سازشوں کا شکار ہوتے رہے تو اس سے ملتِ اسلامیہ کی تعمیرِ نو کا نقشہ تیار کرنے میں بھی قاری کو کافی مدد ملتی اور تلافیٔ مافات کی آرزو بھی پیدا ہوتی۔

بہرحال کتاب موجودہ صورت میں بھی معلومات افزا ہے۔ اس کا مطالعہ خاص طور پر نوجوان نسل کے لیے کارآمد ثابت ہوگا جس کو ہندو ذہن کی عیاری سے سابقہ پیش نہیں آیا ہے۔ کتاب کی طباعت و کتابت اچھی نہیں ہے۔ علمی کتابوں کے لیے طباعت بھی ان کے شایانِ شان ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ کتاب کا نام بھی کچھ موزوں نہیں ہے۔ ابوالغریب کے نام سے ذہن ناول کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔